# اولاد
# کی
# تربیت

از: ابوالعزم

**Shariah Protection Committee** *(for women)*
301, Mahmud Apts., Shantinagar, Hyderabad, India. Ph : 8374561204

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب : **اولاد کی تربیت**

مؤلف : ابوالعزم

صفحات : 23

تعداد : 1000

سنہ اشاعت: ڈسمبر 2011

قیمت : 15

شعبہ نشر واشاعت :

**SHARIAH PROTECION COMMITTEE**

301 Mehmud Apts., Shantinagar

Hyderabad. A.P. 500028

Ph.no. 8374561204

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اولاد کی تربیت

اصلاح معاشرہ کا سب سے اہم موضوع اولاد کی تربیت ہے۔ساری انسانیت کا مستقبل بچے ہوتے ہیں۔پیارے بچے جن کی آنکھوں میں چمک ہوتی ہے۔محدود عقل، لاعلمی اور بھولے پن جیسے عمر کے حصے میں والدین کے محتاج ہوتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک فیاکٹری میں طرح طرح کے Technicians, Engineers, Skilled Workers اپنی اپنی Qualification اورحاصل کردہ Training کے مطابق پیداوار Production اور Manufacturing میں لگے ہوتے ہیں۔ ہرکوئی ہر وقت اپنی اپنی ڈیوٹی بجالاتا ہے۔تب جا کر Factory کا Production جاری رہتا ہے۔

دوسری مثال آپ ایک Land ہونے والی فلائیٹ سے لے سکتے ہیں۔ جیسے ہی فلائیٹ land ہوتی ہے۔Ground Staff کا سارا عملہ جن میں ڈرائیور سے لیکر Aeronatical Egineer سب Aircraft پر اپنا اپنا کام وفریضہ انجام دینے لگ جاتے ہیں۔علمی صلاحیت، انفرادی تربیت اور ذہنی صلاحیت کو اجتماعی کام سے جوڑ دیا جاتا ہے تب جا کر ایک مکمل سسٹم وجود میں آتا ہے اور کامیابی سے وہ نظام چاہے فوج کا ہو،

چاہے Airlines کا ہو، چاہے Railways کا ہو اور صنعتوں کا ہو اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ جب تک تعلیم وتربیت نہیں ہوگی اس وقت تک کوئی بھی فرد کسی بھی طرح کی اور کسی بھی درجے کی خدمات دینے سے قاصر ہوتا ہے۔ ٹھیک یہی حال ہمارے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کا ہے۔

- **نئی نسل کی آبیاری ایک عظیم فریضہ ہے!**

نسل مسلم ہی اسلام کا مستقبل ہے کمسن بچوں اور نوجوانوں کی جب تک تعلیم و تربیت کا گھر گھر اہتمام وانتظام نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک اعلیٰ نفیس ملت اسلامیہ کی تشکیل، ترویج اور ارتقاء ناممکن ہے۔ اگر ملت اسلامیہ کے والدین صحیح اسلامی نہج پر اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ مبذول نہیں کرتے اور ایک ٹارگٹ کے مطابق صحیح رخ پر ان کی تیاری نہیں کی جاتی اس وقت تک ایک مضبوط صحت مند، طاقتور، قابل تقلید امت بنکر ابھرنا، اور پھر ابھر کر چھا جانا بعید از فہم اور ناممکن ہے۔

قرآن کریم میں بچوں کا ذکر اور بچوں سے محبت کے ارشادات، بچوں کے حقوق اور ان کے تحفظ کا تذکرہ موجود ہے۔ بچوں کی دنیا سنوارنے اور آخرت میں ان کو دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے واضح احکامات نازل کئے گئے۔

- **یایھا الذین امنوا قو انفسکم و اھلیکم نارا o**

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے
اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے۔" (تحریم:6)

احادیث: ا۔ حضرت سعید بن العاصؓ سے مروی ہیکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"باپ کا بہترین تحفہ اولاد کو یہ ہیکہ وہ اولاد کو حسن ادب سکھائے

اور اچھی تربیت دے۔'' (جامع ترمذی)

۲۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہیکہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ

''اپنی اولاد کا اکرام کرو اور اچھی تربیت کے ذریعہ ان کو حسن ادب سے آراستہ کرو۔''

دنیا میں مسلمانوں کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے۔۔؟ کیا اللہ نے محض ان کو عبادت کیلیئے پیدا کیا ہے۔نہیں بات اتنی نہیں ہے۔ بلکہ عبادت کے ساتھ اقوام عالم کی قیادت وسیادت کیلیئے یہ امت وجود میں لائی گئی ہے۔

سورہ البقرہ آیت نمبر 124 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا:

- **قال انی جاعلک للناس اماما o**

''فرمایا کہ میں تم ہی لوگوں کا امام بنادونگا۔''

سورہ الانبیاء میں حضرت ابرہیم، اسحاق وحضرت یعقوب کے ذکر کے بعد کہا گیا:

- **وجعلنهم یھدون بأمرنا و اوحینا الیھم فعل الخیراتo**

''اور ہم نے ان کو امام بنایا۔ وہ ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت دیتے تھے۔اور ہم نے وحی بھیجی کے خیر ونیکی کے کام کرتے رہیں۔''

امامت اور فعل الخیر یہ دو کاموں کیلیئے اپنی امت، خیر امت کو وجود میں لایا۔ پھر جس کو سارے امم عالم کی امامت کرنا ہے۔اقوام کی رہنمائی کرنا ہے تو کیا اسلام نسل مسلم کو یونہی کندے ناتراش، غیر تربیت یافتہ، حکمت ودانائی، ہنر وتجربہ، سیرت وکردار، آداب زندگی سے نابلد، کاہل، جاہل کے ہاتھوں میں دنیا کی امامت یونہی سونپ دیگا۔اسلام تو ہر مسلمان بچے کی ابتدائی زندگی کے ہر پہلو وقدم کی ٹھوس بنیادوں پر اندر سے شخصیت کی

تعمیر کرتا ہے۔ جوانی اور پختہ عمر کو پہنچنے سے پہلے پہلے اسکی تمام فطری صلاحیتوں کو اسلام بروئے کار لاکر، حیات نو کی ڈگر اور رخ کو صحیح سمت پر محور حق پرست کرتا ہے۔ جوانی کی پر لطف، طاقتور بہاریں دیکھنے سے پہلے پہلے عیش پسند زندگی کی مستقبل میں اٹڈنے والی خوفناک لہروں سے خبردار کرتے ہوئے لڑکپن میں ہی بڑی حد تک سیرت و کردار کے نوک پلک درست کرنے کی اسلام تلقین کرتا ہے۔

بچوں کی عقلی، جسمانی اور روحانی صلاحیتوں کی تربیت عقلی تربیت، اطفال میں عقل کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے، عقل پر زور ڈالنے اور کمزور، نازک ابھرنے والے ذہن کو اپیل کرنے والے ماڈل کو سامنے رکھیں۔ بچوں میں تقلیدی فطری صلاحیت ہوتی ہے جو بڑوں کو دیکھتے ہیں اس کی تقلید کرنے لگتے ہیں۔ نبی کریم، صحابہ اکرام کی سیرت، حق و باطل، خیر و شر میں فرق، اسلام سے محبت اور کفر و شرک سے نفرت، ابلیسی افعال، اللہ کو ناخوش کرنے والے ناجائز حرام و گناہ کے کاموں سے واقف کروانا، اسلامی تاریخ سے انھیں واقف کروانا۔ دشمنان اسلام کے درمیان جنگوں کی عقلی وجوہات کو آہستہ آہستہ بتلاتے رہنا، سیرت صحابہ اکرام، صحابیات، ائمہ و بزرگان و مجاہدین کے پاکیزہ اور صالح نمونے اطفال کی تربیت کا عظیم ذریعہ ہیں۔

عقل کی تربیت اسلامی و دینی علوم کے ذریعہ ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دہے قبل تک بچوں میں سحر انگیز دلکش قصوں کو سننے کا بہت بڑا شوق ہوا کرتا تھا۔ اور وہ اس سے بڑے متاثر ہوتے تھے۔ اب مغربی تہذیبی یلغار نے بچوں کے شوق و دلچسپی کا رخ الکٹرانک گیمس، کارٹون فلمس، چیاٹنگ کی طرف موڑ دیا ہے۔ بچوں کی عقلی تربیت کیلئے ہر خاندان کو دوہرے چیالنج کا مقابلہ ہے۔ ہر موڑ پر عالمی سطح کے child play اور گیمس سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔

بچوں کی عقلی تربیت کیلئے ان میں چھوٹے چھوٹے اسلامی مضامین پڑھنے، لکھنے کے ساتھ ساتھ یاد کرنے اور رٹنے کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ مضامین کے علاوہ نظمیں، کورس اور اچھے اشعار یاد دلانا چاہیئے۔

روحانی تربیت میں ایک پہلو قرآنی آیت اور چھوٹے چھوٹے سورتوں کی یاد دہانی وحفظ ہے۔ پھر جیسے جیسے عمر بڑھنے لگے اس کے ترجمے کو یاد دلانے کی کوشش کریں۔ بچوں کو کالج میں آنے سے قبل تک ترجمہ اور تفسیر قرآن، سیرت مکی اور مدنی دور مکمل طور پر ذہن نشین ہو جانا چاہیئے۔

روحانی تربیت میں سب سے پہلے اللہ کا خوف، اللہ کی رضاء کیلئے رغبت اور اس کی خوشنودی کی اہمیت اجاگر کرنا چاہیئے۔ بچہ کیلئے والدین خاص کر ماں کی وعظ ونصیحت کا بڑا جلد اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔ وعظ ونصیحت، قرآن کی چند آیتوں کا درس، حدیث شریف کی تشریح، اسلام میں عبادات کا طریقہ کار اور اسکی اہمیت، ایمان اور روحانیت کی طاقت وقوت ہے۔

قرآن کریم میں بچوں کیلئے حضرت اسماعیلؑ، یونسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کے سبق آموز بچپن کے واقعات موجود ہیں۔

قرآن کریم میں لقمانؒ کی نصیحت سورہ لقمان میں مذکور ہے۔ حضرت لقمان کہتے ہیں،:

**یٰبنی لا تشرک بالله، ان الشرک لظلم عظیم ٥ ووصینا الانسان بوالدیه، اقم الصلٰوۃ وأمر بالمعروف وانه عن المنکرواصبر علیٰ مآاصابک، واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ٥**

''اے میرے بیٹے اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرنا، والدین کی نافرمانی نہ کرنا، انکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا، نمازوں کی پابندی کرنا، نیکی کا حکم دینا، اور برائی سے روکنا، تکلیف و مصیبت پر صبر کرنا، تواضع سے پیش آنا، آواز کو پست کرنا۔''

یہ تذکیر و نصیحت بچوں کیلیئے بہت مفید ہے۔ پھر حضرت اسماعیل کی اللہ و والدین کی فرمانبرداری میں اپنی جان کو قربان کر دینے کیلیئے پیش کرنا، والد حضرت ابراہیمؑ کہتے ہیں بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے میں ذبح کر رہا ہوں ۔فرمانبردار بیٹے کا جواب جو دنیا کے تمام آنے والے مسلم بچوں کیلیئے پیغام حق و قربانی ہے۔ بیٹے اسماعیل نے کہا:

• **قال یأبت افعل ماتؤمر ٥**

''ابا جان کر دیجئے جو آپ کو اپنے رب سے حکم ملا ہے۔''

ابا جان نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔ اللہ کی طرف سے غیبی آواز آئی۔

• **قد صدقت الرؤیا. انّا کذالک نجزی المحسنین٥**

''تم نے یقیناً خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم محسنوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔'' (الصافات:١٠٥)

انسانی تاریخ کا یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس نے دنیا کی تاریخ کو پلٹ کر رکھ دیا، حج مبارک و مسعود مسلمانوں کیلیئے فرض کیا گیا جس میں ہر سال ہم قربانی دیکر اس عظیم باپ اور بیٹے کی روحانی بلندیوں اور تعلق باللہ کی یاد کو تازہ کرتے ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کیلیئے بڑا ہی سبق آموز واقعہ ہمیں سورہ مریم میں ملتا ہے۔ حیاء و شرم، نیکی و شرافت کی اللہ نے

بڑی پیاری مثال پیش کی حضرت شعیبؑ کی لڑکیاں اپنے جانوروں کو پانی پلانے کنویں کے قریب لیجاتی ہیں تو دیکھتی ہیں کہ مردانہ کھڑا ہے۔ دور ہٹکر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ایک شخص نے دیکھا کہ کافی دیر سے لڑکیاں جانوروں کے ساتھ کھڑی ہوئی ہیں۔ لڑکیوں سے پوچھا تو لڑکیوں نے جواب دیا کہ ہمارے والد ضعیف ہیں گھر پر کوئی مردانہ نہیں ہے اس شخص نے لڑکیوں کے جانوروں کو لیجا کر پانی پلا دیا۔ لڑکیاں گھر لوٹ کر آئیں اور اپنے والد سے واقعہ بیان کیا۔ شریف النفس، نیک نوجوان کو بلا بھیجا گیا اور اس کی نیکی سے حضرت شعیبؑ بیحد متاثر ہوئے۔ حیاء شرم، عصمت، شرافت کے قرانی قصص میں اللہ نے ہمارے لئے ہدایت رکھی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا سورہ طہٰ میں جادوگروں سے جو مقابلہ ہوتا ہے اس میں معرکہ حق و باطل اور ظالم کا فر باغی بادشاہ کے جادوگروں کے ساتھ دلچسپ Debate موجود ہے۔ موسیٰؑ کو حکم ہوتا ہیکہ اے موسیٰؑ فرعون کی طرف جاؤ وہ بڑا ہی سرکش ہو گیا ہے۔ سورہ طہٰ کی آیت نمبر 2 سے لیکر 76 تک ایمان افروز دل کو چھونے اور جھنجھوڑنے والے واقعہ اللہ نے بڑے ہی جاذب انداز میں پیش کیا۔

سورہ مریم میں آیت نمبر 27 سے 38 تک انسانیت کا درس ملتا ہے۔ بچہ حضرت عیسیٰؑ نے بی بی مریمؑ کے گود ہی سے کلام کیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا:

- **قال انی عبد الله، اٰتٰنی الکتاب و جعلنی نبیا، و جعلنی مبٰرکاًاین ما کنت ، واوصٰنی بالصلوٰۃ والزکٰوۃ مادمت حیا**

"میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی اور نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، مجھے مبارک بنا کر بھیجا، تا کہ لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید و نصیحت کروں۔"

جن اقوام پر اللہ کے عذاب آئے۔ ان میں قوم نوحؑ، قوم عاد، ثمود، قوم لوط،

قوم شعیب، بنی اسرائیل ہیں۔بچوں کے سامنے عہد نبویؐ کے چند صحابی بچوں کے احوال بھی رکھنا چاہیئے۔حضرت علی، زید بن حارث، زید بن ثابت، انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، حضرت طلحہ، اسماء بنت ابی بکر، اسامہ بن زید، عبداللہ بن زبیر، اس کے بعد امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز، پھر ائمہ اربعہ و مفسرین کی زندگیوں کے واقعات کو بچوں کو ذہن نشین کروانا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے اقوام عالم پر بعض نبیوں کے قوموں پر عذاب اور بعض پر دنیا کی بہترین نعمت کیوں دی۔بچوں کو بتلانے کی ضرورت ہیکہ اقوام عالم نے جب جب اللہ کی نافرمانی کی، سرکشی کی، اور بغاوت و کفر پر اتر آئے تو اللہ نے انھیں سخت عذاب میں مبتلا کردیا۔جن اقوام نے اپنے نبیوں کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ کی نازل کردہ کتابوں اور صحیفوں کی اور انبیاء کی پیروی کی انھیں دنیا کی حکومت سے سرفراز کیا گیا۔

فکری اور روحانی اعتبار سے بچوں کے دل و دماغ کو روشن و حب الٰہی سے معمور کردینا چاہیئے۔بچوں کی سوچ سمجھ کو درست کیا گیا اور اسلامی نہج پر Develop کیا جائے تو بچے مستقبل میں ایک عظیم مسلمان اور مسلمانوں کے ہیرو بن سکتے ہیں۔بچوں کی تربیت قرآن و سیرت نبیؐ کی روشنی میں ہونی چاہیئے۔عقیدہ کی اہمیت، عبادات کی اہمیت، لین دین اور معاملات کی اہمیت اور معاشرتی و اجتماعی اخلاق و آداب کی تربیت ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

## جسمانی تربیت:

بچوں کو سونے و جاگنے کے آداب سکھائیں، جلد سلائیں، ٹی وی، سی ڈی پلیر پر رات دیر گئے تک کارٹون یا دوسری فلمیں، سیریلس دیکھنے سے سخت منع کریں۔صبح قبل از

وقت فجر میں اٹھنے کی عادت ڈالیں۔ بچوں کو خود سے روز نہانے کی عادت ڈالیں۔

• **وأمر أهلک بالصلوٰة وصطبر علیها.** (طہ:132)

''اور اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہے اور
خود بھی اسکے پابند رہے۔''

رمضان میں روزوں کے فرض ہونے کی عمر سے قبل ہی روزوں کی عادت ڈالیں۔ اہتمام صوم، صیام، روزہ اور سحری وتر اوتح پڑھنے پر زور دیتے رہیں۔ لڑکے جو اسکول جانے والے ہیں۔ انھیں قریب کی مسجد جانے کی ترغیب دیں۔

• **انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله و الیوم الأخر و اقام الصلوٰة ۔۔۔**

''اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور
قیامت پر ایمان لائیں اور نماز کی پابندی کریں۔۔''

(سورہ التوبہ: 18)

جمعہ کے دن گھر میں خصوصی ماحول ہو، بچوں و بڑوں کے نہانے کا اہتمام کیا جائے، بچوں کو نماز جمعہ میں خطبہ سے پہلے والد لے جائیں انھیں مصلیوں کی خدمت پر مامور کریں اور مسجدوں کی خدمت کا شوق بچوں میں پیدا کریں۔ بچوں کے نماز نہ پڑھنے پر انجام و وعیدوں کے ذریعہ بتلائیں۔ ہر عبادت کا پورے انہاک کے ساتھ اہتمام و انتظام ہونا چاہیئے۔ زکوٰۃ، خیر، خیرات اور عشرہ جس گھر پر فرض ہے ان گھروں میں بچوں اور بچیوں کو زکوٰۃ کے نظام کو سمجھانے اور سونے، چاندی پر زکوٰۃ، فصل پر زکوٰۃ، تجارت پر زکوٰۃ کی حکمت اور ترتیب وطریقہ نصاب سکھایا جائے۔ زکوٰۃ کے حساب کتاب کیلئے بہت

بڑے حساب داں، ریاضی دان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ 8ویں جماعت کا student بھی یہ Calculations آسانی سے کرسکتا ہے۔ زکوۃ کی فرضیت اور عام انفاق فی سبیل اللہ میں فرق کو سمجھایا جائے۔

## • قربانی کے اصول:

اسی طرح عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کے جانوروں اور قربانی کے جانور خریدتے وقت جانور کی صحت اور تندرستی کے متعلق تفصیلات بتلائی جائیں۔ بڑے جانور، بیل، اونٹ کے حصے بتلائے جائیں۔ پھر گوشت کی تقسیم کا طریقہ لڑکے لڑکیوں کو سکھائیں۔ قربانی کی دعاء یاددلائی جائے۔

حضرت اسماعیلؑ کے قصے کو یہاں پر بتلایا جائے کہ کس طرح اللہ کے حکم کے آگے آپ نے سر تسلیم خم کردیا۔

## • نظافت اور طہارت و پاکیزگی کی تربیت:

اولاد کو جسمانی طہارت، نہانے اور وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جائے۔ ہاتھ منہ ہمیشہ صابن سے دھوتے رہنے کی تاکید کی جائے۔ جسم کے کسی حصہ پر میل کچیل، دھول دھبے لگ جائیں تو اس سے کراہیت پیدا کی جائے۔ جہاں پانی میسر ہے روزانہ علی الصبح غسل کی عادت ڈالیں۔

## • اخلاق حسنہ و آداب زندگی:

سنت کے مطابق کھانے اور کھاتے وقت دعاء پڑھنے، دستر پر بیٹھے لوگوں کا پہلے خیال کرنے، پلیٹ صاف کرنے، دستر پر ہاتھ نہ دھونے، نہ تھوکنے اور کچرہ پلیٹ کے

باہر دستر پر پھینکنے سے منع کیا جائے۔کھانا کھاتے ہی استعمال شدہ برتن خود wash basin میں لیجا کر دھونے کی عادت ڈالی جائے۔ مستعملہ اور استعمال شدہ برتنوں کو زیادہ تر دسترخوان پر رکھنے سے منع کیا جائے۔لڑکے اور لڑکیوں کو دسترخوان بچھانے اور plates جمانے، اسے مزین کرنے کی ہر گھر میں تربیت دی جائے۔ ہمارے بہت سے گھرانوں میں بچوں کو کھانے کی تمیز تک والدین نہیں سکھاتے۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، برتن کو جھوٹے ہاتھ سے نہیں پکڑنا، گلاس میں انگلی ڈال کر نہیں پکڑنا، لقمے چھوٹے بنانا، کھاتے وقت، چباتے وقت آوازیں نہیں کرنا، منہ سے گراتے ہوئے اور منہ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے، سنت کے مطابق کھاتے وقت کم کھائیں، کچھ بھوک کو چھوڑ کر اٹھیں۔دستر پر ڈکاریں لینا اور پیٹ بھرنے تک کھانا خلاف شرع ہے۔کھائیں تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے صحت مند اور مفید غذائیں کھائیں۔کھانے میں دیر ہو جائے اور کسی وجہ سے کھانا نہ مل سکے تو بچوں کو صبر کی تلقین کریں۔بچوں میں بھوک کے مارے رونے چلانے اور پریشانی کا اظہار کرنے کی عادت نہ ڈالیں، یہ بہت ہی معیوب بات ہے۔ جہاں مہمان جائیں انتظار دیکھیں، بڑوں کو جگہ دیں، کھانے میں نقص نہ نکالیں اور نہ میزبان کو بار بار حکم دیکر ڈش پر ڈش کی فرمائش کریں۔بچوں کو سکھائیں کہ سب سے آخر میں بیٹھیں اور کھانا سب سے پہلے ختم کر دیں۔

اگر کہیں واش بیسن نہیں ہے تو بغیر اجازت، بدتمیزی سے ادھر ادھر کسی بھی جگہ، گھر اور کمرہ کے گوشہ میں ہاتھ نہ دھوئیں، اپنے جسم کے کپڑوں سے کھانے کے بعد ہاتھ نہ پونچیں، کھاتے وقت، ناک، کان، آنکھ میں انگلیاں نہ ڈالیں۔اور نہ کھلے عام میل صاف کریں۔بعض بچے تو اتنے بدتمیز ہوتے ہیں کہ گھر کے دروازے، کھڑکیوں اور کرسیوں وصوفے کے کپڑوں وکوشنس وغیرہ سے جھوٹے ہاتھ خاموشی سے پونچھ ڈالتے ہیں۔بعض

بچے بار بار بڑی بے ادبی سے راست دستر خوان اور ڈشس میں ہاتھ ڈال ڈال کر کھاتے ہیں۔ مائیں بھی ایسی بداخلاق ہوتی ہیں کہ ساری محفل کے سامنے بڑے چھوٹوں اور دوسرے معزز مہمانوں و بزرگوں کا خیال کئے بناء بچوں کو کھلانے کیلئے بچوں سے پہلے گڑ بڑ شروع کر دیتی ہیں۔

بچوں کو تکلم اور بات کرنے کے آداب سکھانے چاہیئے۔ سلام کے بعد ہم عمر بچوں کی خیر و خیریت، بڑوں کو سلام کرنے اور تمیز سے بیٹھنے کی تعلیم دی جانی چاہیئے۔ کسی پڑوسی یا رشتہ دار کے گھر پر جائیں تو پہلے گھنٹی بجائیں اور اجازت کے بعد اندر داخل ہونے کی عادت ڈالیں۔

بچوں کو بڑوں کی مجلس میں آداب مجلس سیکھنے کیلئے بٹھایا تو جا سکتا ہے۔ لیکن پختہ عمر ہونے تک بیچ بیچ میں بات کرنے اور شور و گڑ بڑ کرنے سے منع کیا جانا چاہیئے۔ والدین سے، استاد سے بات کرنے اور گفتگو کی عادت ڈالی جائے۔

موجودہ حالات اور مغربی تہذیب western culture نے بچوں کو بڑا ہی بدتمیز اور بے ادب بنا دیا ہے۔ ہمارے گھروں میں بھی بچوں کی فلمی انداز میں اٹھان ہونے کی وجہ سے بچے والدین اور بڑوں سے مختلف انداز اور بڑی ہی بے ادبی سے بات کرتے ہیں۔

بچوں کے دماغ بھی ماؤف ہو چکے ہیں۔ لاڈ و پیار میں والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچوں کو ہم نے لڑنے اور مطالبات کرنے کا حق دیا ہے۔ اب تو یہ دیکھنے میں آرہا ہیکہ والدہ کو جھڑکیاں، باپ کو گالی گلوج کے ساتھ مخاطب کیا جاتا ہے۔ انداز گفتگو شیریں، نرم اور خوشگوار ہونا چاہیئے۔ وقت ضرورت ڈانٹ ڈپٹ اور سختی کرنا اسلامی تربیت کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ بچے پہلے گھر میں بدتمیزی کرتے اور سیکھتے ہیں۔ پھر ان

کے پاس بڑے چھوٹے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ چچا، ماموں، خالہ، پھوپی اور Cuosin Brothers &Sisters بھی بڑی بدتمیزی اور حقارت آمیز لہجوں میں گفتگو کرتے ہیں۔

بعض نادان بیوقوف ماؤں کو سسرالی رشتہ داروں سے بغض اور دشمنی ہوتی ہے۔ وہ بچوں کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہیں اور ہر طرح کی بدتمیزی اور لعن طعن و گستاخی ان سے کروا کر خوش ہوتی ہیں۔ یہ اولاد کی اخلاقی بربادی کا پہلے مرحلہ ہوتا ہے۔ جب بچے بڑے ہو کر جوانی کو پہنچتے ہیں یا ان کی شادیاں ہو جاتی ہیں تو پھر والدین کے ساتھ ان کا سلوک انتہائی افسوسناک اور شرمناک ہوتا ہے۔ اولاد کو اس بات کی تربیت دینا چاہیئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ اور کلاس میٹس کے ساتھ اور کھیل کود کے ساتھیوں کے ساتھ مہذب انداز میں رہیں اور معیاری گفتگو کریں۔ بچے گندی باتیں، فلمی ڈائیلاگس گالیاں، طنزیہ گفتگو سب باہر کے ماحول سے سیکھ کر آتے ہیں۔ اور پیاری میٹھی زبان کو شیریں بنانے کے بجائے بچپن میں ہی زہر آلود کر لیتے ہیں۔ والدین کو چاہیئے کہ بچوں کے انداز گفتگو اور ہنسی خوشی، ضد، غصے و نفرت کے وقت پورا دھیان دیں اور ان کے مزاج و فطرت میں پیدا ہونے والی تمام کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے قدم قدم پر ان میں خوبیاں پیدا کریں۔ کبھی کسی مسلمان دوست رشتے دار کے گھر پر جانا ہوتا ہے تو دیکھ کر افسوس ہوتا ہیکہ فقیر و سائل، مانگنے والا دروازے پر آتا ہے تو بچے اس پر تھوکتے، چپلیں مارتے، دھتکارتے ہیں۔ والدین اور گھر کے بڑے تماشہ دیکھتے ہیں۔ یہ ہماری اسلامی تہذیب و تمدن کا جنازہ ہے۔ قرآن کہتا ہیکہ

• **وما سائل فلا تنهر** ''اور تم سائل کو مت جھڑکو۔''

اگر صاحب خانہ و بیگم صاحبہ اسلام کی تعلیمات سے واقف ہوتیں تو بچوں کو

قرآن کی اس آیت کو یاد دلاتیں اور تذکیر کرتیں۔

• انتم فقراء واللہ غنی الحمید ○

''تم سب فقیر محتاج ہو اللہ ہی غنی وحمید ہے۔''

اسلامی تہذیب وتمدن کے آداب کے مینار بہت بلند اور روشن ومنور ہیں۔ گھر پر کوئی مولانا یا اجنبی مہمان آتے ہیں تو بچے توجہ نہیں دیتے بلکہ انجان مار کر اپنے کھیل کود میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ انھیں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ مہمان کو گھر کے دیوان خانے میں سلیقہ سے بٹھائیں، انھیں پانی پلائیں اور پھر والدین کو مطلع کریں۔

میں ان والدین کی توجہ چاہتا ہوں جو بچوں کو زندگی کی اہم اسلامی باتوں کی تربیت دینا نہیں چاہتے۔ بچوں کو میزبانی کے اسلامی آداب سکھانا چاہیئے۔ بچے خندہ پیشانی سے مہمانوں، بڑوں وبزرگوں کی خدمت کرنا اپنے لئے سعادت سمجھیں۔ اگر بچے مہمانوں کی خوشی خوشی میزبانی کرتے ہیں تو مہمان جہاں جائینگے، وہاں بچوں سے بڑھ کر والدین کی تربیت کی تعریف کرینگے۔ سنت میں مہمان نوازی ومیزبانی کی بڑی ہی عزت وبرکت ہے۔ بچوں میں ہر ہفتہ یہ ڈیوٹی باضابطہ لگا دی جائے کہ جب مہمان آئے تو کمرہ کے ایک کونے میں ہر وقت حسب ضرورت مہمان کی خدمت کیلئے مستعدی کے ساتھ کھڑے رہیں۔

ہمارے بڑے بڑے غیر مسلم تعلیم یافتہ حضرات آج بھی مسلمان بچوں کے اخلاق وآداب اور تہذیب کی تعریفیں کرتے ہیں بلکہ اپنی نجی محفلوں میں اس کے باضابطہ تذکرہ ہوتے ہیں۔

انسانیت کیلئے اسلام کے ہر عمل میں عزت ووقار اور ایک دعوت ہے۔ ہمارے بچے دوسری اقوام کے بچوں کیلئے بہترین مثال بن سکتے ہیں۔ یہ اللہ کا شکر ہیکہ تجدید نعمت

کے طور پر ذکر کرنے میں مظائقہ نہیں۔ ہندواور عیسائی ایسے خاندان ہیں جو مسلمانوں کے معیاری اسکولس اور کالجس میں اپنی لڑکیوں ولڑکوں کے داخلہ کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتاہیکہ جناب آپ حضرات کے خود بڑے بڑے اسکولس وکالجس ہیں، آخر کیوں وہاں ایڈمیشن نہیں دلواتے تو انکا جواب ہوتاہیکہ جناب ہمارے یہاں کا ماحول بہت بدتمیز، بداخلاق، بےحیاء اور فحش ومنکرات سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کے تعلیمی اداروں میں ہمارے بچوں کے اخلاق وآداب سدھر جائیں گے اور بے حیائی، وشیطانی کاموں سے بچ سکیں گے۔

اسلامی تہذیب وتمدن میں آج بھی الحمدللہ یہ قوت وجاذبیت ہے کہ ساری انسانیت اس کی آغوش میں لوٹ آنے کیلئے مضطرب ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کا نمونہ پیش کریں۔

- لڑکوں ولڑکیوں کو شرم وحیائی اور شرافت کی تربیت!

لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم وتربیت میں کسی قدر فرق ہوتا ہے۔ دونوں کی فطرتیں اور مزاج، پسند ونا پسند مختلف ہوتی ہیں۔ خاندان کے بچوں کی تربیت صحیح نہ ہونے یا والدین کی خود اسلامی تعلیم وتربیت نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کی چھوٹی چھوٹی آپسی معمولی لڑائیاں خاندان کی بڑی بڑی لڑائیاں بن جاتیں ہیں۔ بچوں کی شکایت پر توجہ نہیں دینا چاہئیے۔ لیکن بچوں کی باتوں کو بچوں کی حد تک ہی رکھا جائے اور ان کی باتوں میں آکر خاندانوں کے درمیان تنازعہ اور جھگڑا نہ پیدا کریں بلکہ ہر والدین اپنے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کرلیں۔ قریبی رشتے کے بھائی، بہن جب بلوغ کو پہنچتے ہیں تو مسئلہ نزاکت کا ہونے لگتا ہے۔ خود حقیقی بھائی بہنوں کو علیحدہ رہنے اور کسی قدر distance کی تربیت

دیں۔خالہ زاد، پھوپی زاد، تایازاد، چچازاد، ماموں زاداور دوسرے قریبی رشتہ داروں کے بچوں میں بلوغ سے پہلے ہی حیاؤ شرافت، عفت وعصمت اور پردہ کی تعلیم وتربیت لڑکیوں میں لازمی ہے۔ برملا سارے خاندان کو یہ بتلادیا جائے کہ اب ہماری بچیاں بڑی ہوچکی ہیں۔ نامحرم لڑکے بلا اجازت بے دریغ گھر پر نہ آئیں۔اور گوشہ وپردہ کرنے کی کوشش کریں۔

لڑکوں ولڑکیوں کومحرم رشتوں، حجاب اور پردہ کے احکامات اوراس کے واجبات بتلائیں، گھر سے بے پردگی کا خاتمہ کریں۔ مائیں سب سے پہلے بے حیاوبے شرم سیریلوں اورفلموں کوگھروں پردیکھنا بند کردیں۔ جوانی کوپہنچنے والے لڑکے ولڑکیاں جب فحش وبے حیائی کی باتوں میں دلچسپی لینا شروع کردیں توبعد میں والدین کوانھیں عصمت، عفت وحیااور شرم کی تعلیم دینااوراس کا پابند بنانا بیحد مشکل ہوجاتا ہے۔کیونکہ اسکولس اور کالجس میں سل فون اورانٹرنیٹ پر چیاٹنگ کے ذریعہ عریانیت اور بے حیائی کا جوطوفان امڈرہاہے اس سے آج کئی کم عمر لڑکے لڑکیاں برائیوں میں مبتلا ہیں اور ہورہے ہیں۔عصر حاضر میں عریاں اور بے حیا آنکھ سے بے حیائی نظرنہیں آرہی ہے۔والدین اس عریانیت و بے حیائی کوہرگزیہ نہ سمجھیں کہ بچوں اوراولاد کا یہ Entertainment ہے بلکہ اخلاقی فتنہ وفساد، جنسی آلودگیوں اورآوارہ وبدچلن دنیا کا باب الداخلہ ہے۔اگر میں یہ کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ Chating, Black Berry, I Pod, Internet, فحش وعریانیت کے Flood gates ہیں۔ڈرگس، Adultry، فحاشی اور Aids یہ ایسے مستند ذرائع ہیں جس کی تصدیق ساری دنیا کررہی ہے۔اب توحال یہ ہیکہ بچے منہ سے Nipple چھوڑتے ہی کانوں میں Ear phone لگارہے ہیں۔بغیرپاپ میوزک کے نہ نیند آرہی ہے اور نہ ہی باتھ روم میں چین سے بیٹھا جارہا ہے۔حد تو یہ ہوگئی ہیکہ مسلم دلہا دلہن

اسٹیج پر بیٹھ کر بھی کانوں میں pop music میں مگن ہیں۔ والدین بڑی بے شرمی سے یہ کہتے ہیں کہ ہماری بچی بغیر pop music کے نہیں رہ سکتی۔ اسکولس وکالجس میں لکچر ہورہے ہیں طلبہ کانوں میں Ear phone لگائے ہوئے ہیں، بڑے وبزرگ جب بچوں سے بات کررہے ہیں تو بچوں کا حال یہ ہیکہ میوزک اور فحش مکالمے سننے میں مگن ہیں۔ آج کی دنیا میں بچے اتنے چالاک ہوگئے ہیں کہ اگر کوئی دیندار نظر آئے یا والدین کی سختی دیکھیں تو فوری کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو قرأت سن رہے تھے۔

## • لڑکیوں کے لباس ووضع قطع پر توجہ دینا ضروری ہے ا

بچوں کی پسند ناپسند کو صحیح خطوط پر تیار کرنا چاہیئے ورنہ اگر لباس کا فتنہ گھر سے شروع ہوجائے تو پھر ہماری لڑکیوں کی مائیں بننے کے بعد بھی اصلاح کی توقع مشکل ترین مراحل میں داخل ہوجاتی ہے۔ لڑکیوں کو بچپن ہی سے مختصر لباس نہ پہنائیں۔ نہیں تو بڑے ہونے کے بعد سادہ ساتر اسلامی لباس پہنانے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ یورپ و امریکہ کی کمپنیوں کے ہر روز نئے نئے بھڑ کیلئے ڈریس Showrooms میں آتے اور بچوں کو یہ ڈریس پہنا کر ناچ گانے کے پروگرامس میں ٹی وی پر دکھایا جاتا۔ جس سے بچوں میں شوق دوبالا ہورہا ہے۔

ہماری بیٹیوں کی تربیت اس طرح ہونی چاہیئے کہ وہ شوق اور بڑے فخر کے ساتھ جائز ساتر احسن لباس کو پہنیں اور عریاں قسم کے ڈریس سے حد درجہ نفرت کریں۔ ہماری لڑکیوں کو سمجھایا جائے کہ بنت المسلم (مسلم بیٹی) جسمانی روحانی اور اخلاقی اعتبار سے کتنی پاکیزہ اور صاف وشفاف ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہیکہ مسلمان بیٹیاں جنت کی موتیاں ہوتی ہیں۔ Untouchable pearls ہوتی ہیں۔ اس کی شرافت ونظافت بردباری لباس

سے ظاہر ہونے لگتی ہے کہ یہ شریف اور باوقار گھرانے کی لڑکیاں و بیٹیاں ہیں۔ نبیؑ کی ازواج کی نمائندہ ہیں۔

## • بچوں کی تربیت کا انداز کیا ہو!

والدین کیلئے یہ بات بنیادی طور پر لازمی ہیکہ وہ ہر حال میں بچوں کو شفقت و محبت، الفت اور پیار سے تربیت دینے کی کوشش کریں۔ لیکن شفقت و محبت سے اگر تربیت ہو نہیں پا رہی ہے تو پھر اسلامی فرائض اور اصول حیات، ادب و آداب کے سلسلہ میں سختی اور کبھی کبھی سزاء سے بھی کام لیا جانا چاہیئے۔ اکثر گھرانوں میں بچے والدین کے لاڈو پیار اور نرمی کا غلط فائدہ اٹھا کر بار بار نافرمانی کرنے لگتے ہیں اور خیر و حق کے معاملے میں عدول حکمی روز کا معمول بن جاتا ہے۔ اگر ناراضگی اور سختی سے پیش آئیں تو پھر بچے لڑکے اور لڑکیاں اسکول سے نکلنے اور کالج میں داخلہ لینے تک عملی طور پر قلبی و ذہنی بغاوت پر اتر آتے ہیں۔ سامنے تو والدین کے فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہیں اور پیچھے اپنی شیطانیت میں بہت دور آگے نکل جاتے ہیں۔ والدین کی ذمہ داری ہیکہ بچوں کی طبعیت، مزاج، کیفیت اور انداز و سلوک سے کما حقہ واقف رہیں۔ شفقت، محبت اور سختی و سزاء میں توازن رکھیں۔ اتنی زیادہ بھی سخت سزائیں نہ دیں کہ اولاد گھر سے ہی بھاگ جائے اور ہمیشہ کیلئے باغی بن جائے۔

بعض نادان تعلیم یافتہ والدین بچوں کا بزرگوں کی طرح احترام کرتے ہیں اور بچوں کے آرام کی خاطر ضعیف و بزرگ والدین کے احترام میں فرق کرتے ہیں اور ان پر بچوں کو فوقیت دیتے ہیں یہ انتہائی افسوسناک اور قابل گرفت بات ہے۔ ہماری نئی تہذیب کی دلدادہ نوجوان مائیں اپنے بچوں کو دادا دادی سے دور رکھنے کی کوشش کرتیں ہیں۔ خود تو

شرعی بہانے ڈھونڈ کر خدمت نہیں کرتیں اور اپنی اولاد جو اصل میں ان کی اپنی نسل ہے۔ انھیں خدمت کرنے اور ضعیفی میں ان کا خیال رکھنے کی تربیت نہیں دیتیں۔

ہماری بعض خواتین تنگ نظری کا ثبوت دیتی ہیں۔اسلام جو اپنے ماننے والوں کو ضعیفوں و بزرگوں کی خدمت کیطرف خاص توجہ دلاتا ہے۔قرآن اور سیرت نبیؐ میں اسکی بڑی افضلیت ہمیں ملتی ہے۔جب غیروں کے ساتھ خدمت اور حسن سلوک کا معاملہ ہے تو پھر (ساس اور خسر) بچوں کے دادا، دادی، نانا، نانی کی خوشی خوشی خدمت کی عادت کیوں نہیں ڈالی جاتی۔اپنے مائیکے کو اعلیٰ سمجھنا اور سسرالی رشتے داروں کے خلاف بچوں میں خاص قسم کی حقارت اور نفرت کو بٹھانا، عدل وانصاف اور شریعت اسلامی کے خلاف بات ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔اکثر جاہل اور پڑھی لکھی جاہل ماؤں کی جانب سے بچوں میں ددھیال کے خلاف مخالفانہ جذبات کو پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کیجاتی ہے اور رشتوں واولی الارحام سے توڑ کر اور کاٹ کر رکھنے کو بہت بڑا کام سمجھتی ہیں۔

## • بچوں کی مسلمان اور ملت اسلامیہ کے سلسلے میں اخلاقی تربیت!

نسل مسلم کو بچپن ہی سے مسلمانوں سے محبت، انسیت اور اکرام واحترام کی تربیت دینی چاہیئے۔اسلامی اخوت میں ''**ان امتکم امة واحدہ**'' کے تصور کو اجاگر کیا گیا ہے۔ملت اسلامیہ کے عالمی، مقامی سطح پر وجود اور بقاء کے سلسلہ میں بچوں میں احساسات وجذبات پیدا کیئے جائیں۔بچوں کو اتحاد ملت اور اسلام کے تمام نشانیوں جیسے (شعائراللہ) مسجد، قبرستان، مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت، دشمنان اسلام کے مظالم، ناانصافیوں وزیادتیوں کے سلسلہ میں واقف کراتے رہنا چاہیئے۔یہ ملت اسلامیہ کے سلسلہ میں اخلاقی تربیت کا اہم ترین حصہ ہے۔

تربیت اسلامی کی ان چند بنیادی باتوں اور انمول اصول وطریقہ کار کو والدین اپنائیں گے تو انشاء اللہ نسل مسلم کی آئندہ چند دہوں Few decades میں بڑے پیمانے پر تربیت یافتہ حلقے اور کھیپ مل سکتی ہے۔ اگر اس وقت مغربی تہذیب کے پرورش کردہ نئی پیڑی اور بچوں کی نسل پر نظر ڈالیں تو سر شرم سے جھک جائیگا۔ واللہ کیا انسانی بچوں کی شکل میں اب حیوان جانور صفت انسانی بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ اسکولوں نے کم عمری و کمسنی میں ہی بچوں سے Global culture کے نام پر بچپن چھین لیا ہے۔ عریانیت کے دور میں فحش کاموں کے اڈے اسکولس بن چکے ہیں۔

لڑکوں لڑکیوں کی Relation ship، Adultery، group sex بچوں میں عام ہو چکے ہیں۔ جو پروڈکٹس زوجین استعمال کرنے سے شرماتے تھے وہ اب کھلے عام اسکولوں میں مفت دستیاب ہیں۔ جہاں مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں وہاں یہ سب نہ صرف برداشت کیا جا رہا ہے بلکہ بچوں پر سختی کرنے اور سزاء دینے پر ممانعت لگا دی گئی ہے۔ کھلی چھوٹ اور آزادی کے ساتھ ہر گندی چیز کھلے عام کرنیکی پوری اجازت ہے۔

امریکہ میں 15 سال سے 19 سال کے درمیان 43% لڑکیاں شادی سے قبل ماں بن جاتی ہیں۔ ان گنت خواتین اور لڑکیاں بن بیاہی مائیں ہیں۔ لندن سے خبر شائع ہوئی ہیکہ 14 سالہ غیر شادی شدہ لڑکا باپ بن گیا ہے۔ اخلاق کے دیوالیہ کا عالم یہ ہیکہ اسکول کے طلبہ پڑھنا نہیں چاہتے بلکہ اکثر ٹیچروں کی پٹائی کر دیتے ہیں۔

جولائی 2010 کے آخری ہفتہ میں آسٹریلیا کی ٹیچرس یونین نے طلباء و طالبات کی بڑھتی شرمناک شرارتوں، مار پیٹ اور سل فونس پر ایس ایم ایس وغیرہ سے پریشان ہو کر ہڑتال کر دی ہے۔ مرد و خاتون ٹیچرس عدالت عالیہ میں مرافعہ داخل کر کے اور نجی معاملات اور شخصی تحفظ کیلئے درخواست پیش کی۔ پولس نے بھی حکومت کو رپورٹ روانہ

کردی کہ قوم کے بچوں کو اسکولوں میں اور باہر کنٹرول کرنیکا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ بے حیائی vulgarity کیساتھ شدت پسندی اور ہیجان آمیزی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انگریزوں میں ساری دنیا کی عقلمندی ہوسکتی ہے۔ لیکن اتنے بڑے پیمانے پر کسی بھی قسم کی سزاء اور ڈانٹ ڈپٹ قانونی طور پر منع وجرم ہے۔

امریکہ ویوروپ میں 16 سال کی عمر میں ہی لڑکے لڑکیاں گھر چھوڑ کر ہاسٹلس منتقل ہوجاتے ہیں۔ والدین سے زندگی میں کسی Festival پر اور کبھی کبھار کہیں ہوٹلوں میں ملاقات کر لیتے ہیں۔ یہ دنیا کے طاقتور قوم کے بچوں کا حال ہے۔

ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور فخر کرنا چاہیئے کہ اسلام نے بچوں کی تربیت اور سیرت وکردار کی تعمیر وتشکیل کیلیئے زبردست ایک مکمل Charter اور نظام عنایت کیا ہے۔ **اللھم لک الحمد ولک الشکر**

ایسے والدین جن کے بچے ابھی اسکولوں میں ہیں انھیں تربیت کے ابھی بہترین مواقع ہیں۔ گھر گھر، خاندان خاندان ہمارے بچوں کی جتنی اچھی مضبوط واعلیٰ تربیت ہوگی۔ اتنی ہی بہترین نوجوان نسل تیار ہوگی۔ جوملت کی ترقی اور اسلام کی سر بلندی ،اقوام عالم کی رہبری کیلیئے اہل اور قابل ہوگی اور یہ اسلام کا نشاۃ ثانیہ اور Reconstruction of Muslim Society میں ہم سب کا اہم رول ثابت ہوگا۔

* * *

# متحدہ تحفظ شریعت کمیٹی
# کے
# اغراض و مقاصد

۱۔ کمیٹی مسلمان خواتین کو شریعت اسلامی کے ازدواجی، عائلی، معاشرتی اصول و احکام و آداب، حقوق و فرائض اور اختیارات و حدود سے واقف کرائیگی۔

۲۔ مسلمانوں کے نکاح، مہر، طلاق، خلع، نان نفقہ، وصیت و وراثت، متبنیٰ، ہبہ اور وقف کے قوانین کا تحفظ کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

۳۔ کمیٹی آرٹیکل ۴۴ یکساں سول کوڈ کے نفاذ اور مسلم پرسنل لاء میں کسی بھی قسم کی مداخلت کی ہمیشہ مدافعت کرتی رہیگی۔

۴۔ کمیٹی خواتین پر ظلم وستم اور حق تلفی کے خلاف آواز بلند کریگی اور خواتین کی غلط روش نزع و افتراق کے طرز میں تبدیلی لانے کی کوشش کریگی۔

۵۔ کمیٹی خواتین سے متعلق آپسی اختلافات اور معاملات کو افہام و تفہیم کے ذریعہ سلجھانے کی کوشش کریگی۔ تا کہ وہ مستقبل میں تحفظ شریعت کمیٹی میں اپنا بہترین رول ادا کر سکے۔

۶۔ کمیٹی منڈل کی سطح پر ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیگی تا کہ مسلم خواتین کے حقوق کا تحفظ اور ان کے مسائل کے حل میں تعاون کی کوشش کی جاسکے۔

۷۔ کمیٹی حجاب اور اسلامی لباس و اقدار کو پروان چڑھانے اور اس کو عام کرنے کی کوشش کریگی۔

۸۔ کمیٹی اسلامی اقدار کی عظمت اور فرائض کی حفاظت کی کوشش کریگی۔

۹۔ کمیٹی مسلم عورتوں کی حرمت کو پامال کی جانے والی منظم کوششوں کے تدارک کیلئے اور ان کی عزت و احترام میں کسی قسم کی کمی کے خلاف جدوجہد کریگی۔

**Shariah Protection Committee** *(for women)*

301, Mahmud Apts., Shantinagar, Hyderabad, India. Ph : 8374561204

SPC/P/6/2011